تار کا پتہ "الفضل" قادیان بٹالہ

اِنَّ الْفَضْلَ بِیَدِ اللّٰہِ یُؤْتِیْہِ مَنْ یَّشَآءُ ؕ وَاللّٰہُ وَاسِعٌ عَلِیْمٌ

رجسٹرڈ ایل نمبر ۸۳۵

قیمت فی پرچہ ۱ر

THE ALFAZL QADIAN

الفضل

اخبار ہفتہ میں دو بار

قادیان

قیمت سالانہ پیشگی

بیرون ہند

ایڈیٹر:- غلام نبی ۔ اسسٹنٹ - مہر محمد خان

نمبر ۵۳ | مورخہ ۸ جنوری ۱۹۲۴ء یوم سہ شنبہ | مطابق ۳ جمادی الاوّل ۱۳۴۲ھ | جلد ۱۱

Digitized by Khilafat Library

مدینۃ المسیح

حضرت خلیفۃ المسیح ثانی ایدہ اللہ تعالیٰ بخیریت ہیں۔

جناب حافظ روشن علی صاحب کی لڑکی امۃ الحیّٰ کا نکاح مولوی مبارک احمد صاحب مولوی فاضل بن مولوی عبدالرحمٰن صاحب سے حضرت خلیفۃ المسیح ثانی نے پڑھا۔ خدا تعالیٰ مبارک کرے۔

حسب ذیل اصحاب علاقہ ارتداد میں تبلیغ کے لئے تشریف لے گئے ہیں۔ (۱) میاں عبدالغفور صاحب سالٹ انسپکٹر ساہنیوال (۲) میاں نیاز محمد صاحب سب انسپکٹر پولیس رنجی (۳) ڈاکٹر شمس الدین صاحب سب اسسٹنٹ سرجن کوہلپور بلوچستان (۴) میاں محمد رشید صاحب سٹیشن ماسٹر وزیرستان (۵) مولوی عبدالعزیز صاحب بھینی شرقپور (۶) چودھری محمد ابراہیم صاحب ساکن گجرات (۷) میاں مہرالدین صاحب دو سکہ نالہ - پٹھان کوٹ ۔

نظم

"تاثرات حالات حاضرہ"

(از جناب قاضی محمد ظہور الدین صاحب اکمل)

اس قدر سخت گناہوں میں گرفتار ہوں میں
جو سزا بھی ہو مجھے اس کا سزاوار ہوں میں

دن بہ دن زار ہوئی جاتی ہے حالت میری
اے طبیبو! مرا درماں - کہ بیمار ہوں میں

سوجھتا کچھ نہیں آخر مجھے کیا کرنا ہے
سخت حیران ہوں سرگشتہ افکار ہوں میں

قافلے والوں سے پیچھے میں رہا جاتا ہوں
المدد! آبلہ پائی کہ بہت زار ہوں میں

سجدہ کرنے کی بھی توفیق نہیں ملتی ہے
اور یوں کہنے کو مسلم ہوں فداکار ہوں میں

نفس آمارہ مجھے روز دبا لیتا ہے
شرم آتی ہے کہ مشہور تو ہشیار ہوں میں

حسن ہو حسن! مری جان یہ کیسی خفگی
آپ کو دیکھنے کا صرف گنہگار ہوں میں

(۲)

بوئے مے مست کئے دیتی ہے سرشار ہوں میں
کہ سر افگندۂ دروازۂ خمار ہوں میں

جیتے جی جنت ماویٰ میں مقام اپنا ہے
یعنی باشندۂ معمورۂ دلدار ہوں میں

ٹکڑے ٹکڑے ہے جگر لب پہ ہیں آہیں یکسر
سینٹ ہیری کی شہادت کا عزادار ہوں میں

خون رلواتی ہے یاد آہ عبیداللہ کی
اس جوانمرگ کا ذاکر پئے ایثار ہوں میں

نور چشمان جماعت ہیں ترے بسانے
مار نشیں ہیں نہ کہے کوئی کہ بیدار ہوں میں

Digitized by Khilafat Library

کھل گیا ہے درِ خُم خانہ بڑھو میخوارو
اب نہ نکلے یہ کبھی منہ سے کہ ہشیار ہوں میں

شکلِ اول کی نہ صغریٰ کی نہ کبریٰ کی خبر
بندۂ عشقِ حسینانِ طرحدار ہوں میں

آگئے صادقِ پُرنور مبارک اکمل
عاشقِ حسن غلامِ شہِ ابرار ہوں میں

(۳)

آہ! حیرت زدۂ وادیٔ پُرخار ہوں میں
شائقِ دیدِ گل و گلبنِ گلزار ہوں میں

اپنی خدمت کوئی لے لیجئے مجھ سے مولیٰ
کہہ سکوں میں بھی کہ ہاں بندۂ سرکار ہوں میں

نہ تو زاہد میں ہے وہ بات نہ شاہد میں وہ رنگ
اور ہی جنس کا عالم میں خریدار ہوں میں

سن بے مُلّا! میں موحد ہوں خدا شاہد ہے
ہاں کبھی دیر سے اک بُتِ کافر کا پرستار ہوں میں

کہتا رہتا ہوں کہ آج ان سے یہ شکوے ہونگے
بول سکتا نہیں جب سامنے دوچار ہوں میں

یوسفِ شعلہ نے اکدم میں وہ منزل طے کی
راہ میں جس کی ابھی تک کہ گرفتار ہوں میں

پالیا ایک ہی غوطے میں وہ دُرِ مقصود
اور شایت کیا منجملۂ اخبار ہوں میں

رہ گئے دیکھتے ہی ہم تو لبِ ساحل پر
حوضِ کوثر سے ندا آئی کہ لو پار ہوں میں

ان یتیموں کا وہی حافظ و ناصر ہوگا
جس نے فرمایا کہ رحمان ہوں غفار ہوں میں

تیرے صدقے ترے قربان مدینے والے
تیرے دامن کی ہوا چاہیئے بیمار ہوں میں

دین کے واسطے ہر کام مجھے کرنا ہے
حاش للّٰہ! اگر طالبِ دینار ہوں میں

شانِ محمود کہ جلسے میں ہے دیکھی اکمل
ایسی نظارہ کا دوبارہ طلبگار ہوں میں

غیر احمدی علماء کی زیادتیاں میدانِ ارتداد میں

ضلع فرخ آباد میں احمدی مبلغین پر حملہ

قتل کی دھمکی

من از بیگانگاں ہرگز نہ نالم ؛ کہ با من ہرچہ کرد آں آشنا کرد

اب جبکہ ایک طرف ہندو قوم اپنی تنظیم اور پرچار میں سرگرمی اور جانفشانی سے مشغول ہے۔ اور سناتن دھرم و آریہ لوگ اور ہندو سبھائیں بلکہ یہ کوشش کر رہی ہیں کہ اپنی پہلی سستی کو چستی سے مبدل کر دیں۔ اور تمام ملک کے مسلمانوں کو ہندو بنالیں۔ دوسری طرف اس قوم کے رہنما اور علماء جن کے متعلق اللہ تعالیٰ قرآن کریم میں فرماتا ہے:۔ کنتم خیر امۃ اخرجت للناس تامرون بالمعروف وتنھون عن المنکر بجائے تبلیغ اسلام کے آپس میں برسرپیکار ہیں۔ چنانچہ ضلع فرخ آباد کے احمدی مبلغین کی ہمیں حسب ذیل رپورٹ پہنچی ہے۔

مولوی آل نبی صاحب ضلع فرخ آباد کے اُن ملکانہ مواضعات میں چکر لگاتے ہیں۔ اور لوگوں کو ہماری طرف غلط باتیں منسوب کرکے بہکاتے ہیں۔ جہاں ہم لوگ کام کرتے ہیں۔ جبکہ ہمارا ایک مجاہد موضع واحد پور ضلع فرخ آباد میں ملکانہ بچوں کو دینی تعلیم دے رہا تھا۔ تو مولوی آل نبی وہاں پہنچے۔ اور لوگوں کو ہمارے خلاف اکسانے کی کوشش کی۔ لیکن جب اس میں ناکام رہے۔ تو پھر اسی دن موضع دھلیہ ضلع فرخ آباد میں جا پہونچے۔ اور اپنے کام میں مشغول ہوگئے اسی طرح دوسرے ملکانہ مواضعات میں کوشاں رہے۔ لیکن جب صداقت کے سامنے کچھ پیش نہ گئی۔ تو پھر اور ہتھیاروں پر اُتر آئے۔ چنانچہ مورخہ ۲۹ر دسمبر ۱۹۲۳ء کو ہمارے مبلغ مولوی عبدالرشید صاحب ضلع فرخ آباد سے لکھتے ہیں۔ کہ کل مورخہ ۲۸ر دسمبر ۱۹۲۳ء بروز جمعہ چار بجے شام خاکسار اور جناب ماسٹر عبدالرحمٰن صاحب خاکی بازار میں جارہے تھے۔ کہ راستہ میں مولوی آل نبی کی پارٹی کے چار آدمی یکہ پر سوار ہوکر بازار میں جارہے تھے۔ چونکہ وہ جانتے تھے۔ کہ ہم احمدی ہیں ہمیں دیکھ کر انہوں نے سخت فحش گالیاں دینی شروع کیں۔ اور کہا کہ جہاں تم ہوگے وہاں مار ڈالینگے۔ خیر ہم گالیاں سُنکر خاموش ہوگئے۔ اور راستہ کترا کر نکل گئے۔ لیکن جب ہم اپنے مکان کو آرہے تھے۔ تو وہ ایک دکان پر کھڑے تھے ہمیں دیکھتے ہی فوراً انہوں نے مجھے پکڑ لیا۔ اور گالیاں دے کر کہا۔ "تم نے ہم کو کیوں گالی دی" ہم نے کہا ہم نے تو گالی نہیں دی۔ بلکہ تم نے گالیاں دیں ماسٹر عبدالرحمٰن صاحب خاکی نے کہا۔ جناب آپ کو کسی نے گالی نہیں دی۔ آپ خاموش رہیئے۔ اور جانے دیجئے گا۔ اتنا کہنا تھا کہ جمعہ خان نامی ایک شخص نے ماسٹر صاحب کے منہ پر طمانچہ مارا۔ اور پھر مجھے بھی ایک طمانچہ منہ پر اور ایک لاٹھی بائیں ران پر ماری۔ باقی لوگ ہمیں گھیر رہے تھے۔ لیکن ہم اپنے مکان پر آگئے۔ نیچے بازار سے باواز بلند فحش گالیاں دے کر انہوں نے کہا کہ کل تمہاری خبر لینگے۔"

کیا لیڈران قوم مولوی صاحبان کو ان حرکات سے روکیں گے؟

خاکسار شیخ یوسف علی احمدی بی۔اے احمدیہ دارالتبلیغ آگرہ

علاقہ ارتداد میں قبول اسلام

نیک سنگھ ولد نتھے خان۔ بھرت سنگھ ولد رام دین قوم ملکانہ باشندگان موضع سائے پور ضلع آگرہ نے مورخہ ۲۰ر دسمبر کو اور ستانو لیا قوم ملکانہ ساکن موضع محرم پورہ ضلع آگرہ نے مورخہ ۳۰ر دسمبر کو چودھری عبداللہ خان صاحب بی اے احمدی امیر المجاہدین کے ہاتھ پر اسلام قبول کیا۔ چودھری صاحب نے مندرجہ بالا ملکانوں کو شرک کے نقائص اور اسلامی توحید کی خوبیاں بڑی وضاحت سے بتلائیں۔ اللہ تعالیٰ ان کو استقامت عطا فرمائے۔

شیخ یوسف علی احمدی۔ بی اے احمدیہ دارالتبلیغ۔ آگرہ

Digitized by Khilafat Library

الفضل

یوم جمعہ ۔ قادیان دار الامان ۔ ۸ جنوری سنہ ۲۴ء

روئداد جلسہ سالانہ جماعت احمدیہ سنہ ۱۹۲۳ء

حضرت صاحبزادہ میاں شریف احمد کی تقریر

کوئی قوم بغیر قربانی کے ترقی نہیں کرسکتی

شریعت اسلام مکمل ہے

اللہ تعالیٰ کا لاکھ لاکھ شکر ہے۔ کہ اس نے ہمیں ایسی شریعت عطا کی۔ جو ہر لحاظ سے مکمل ہے۔ قرآن کریم انسان کو صرف عبادت کے طریقے ہی نہیں بتاتا۔ بلکہ دنیاوی ترقی اور اخلاق حسنہ بھی ساتھ ہی ساتھ بتاتا ہے۔ اور کوئی چیز دنیا میں ایسی نہیں۔ جس کی انسان کو ترقی کے لئے ضرورت پڑے۔ اور اس کے متعلق اسلام نے روشنی نہ ڈالی ہو۔ اسلام نے اگر ایک طرف ایسے طریقے عبادات کے بتائے ہیں۔ جن سے انسان خدا تعالیٰ تک پہنچ سکتا ہے۔ اور خواہ انسان کی کیسی ہی گری ہوئی حالت ہو۔ اسلام اسے اس قدر ترقی دیتا ہے۔ کہ نہ صرف اخلاقاً اچھا انسان بنا دیتا ہے۔ دوسری طرف دنیاوی ترقی کے لئے جو سامان ضروری ہیں۔ وہ بھی بتاتا ہے۔ تاکہ مسلمانوں میں کوئی کمی نہ رہ جائے۔ اور دنیاوی لحاظ سے بھی مسلمان کسی سے پیچھے نہ رہیں ۔

تمام مسلمان ایک قوم ہیں

یہ آیات جو اس وقت میں نے آپ لوگوں کے سامنے پڑھی ہیں۔ ان میں اس مضمون کو بیان کیا گیا ہے۔ کہ کوئی قوم کس طرح دنیا میں ترقی کر سکتی ہے چونکہ ہماری قوم ہماری برادری اور ہمارا ملک جو کچھ بھی ہے۔ اسلام ہی ہے۔ اسلئے قرآن کریم میں خدا تعالیٰ نے ان باتوں کو بیان فرما دیا ہے۔ تاکہ سب مسلمان ان سے فائدہ اٹھا سکیں۔ اسلام نے مختلف اقوام مختلف ممالک کے لوگوں اور مختلف زبانیں رکھنے والوں کو ایک دوسرے کے ساتھ ایسا ملا دیا ہے۔ کہ تمام دنیا کے مسلمان ایک قوم بن گئے ہیں۔ اور اختلاف ممالک۔ اختلاف السنہ اور اختلاف رنگ بھائی بھائی ہونے سے مسلمانوں کو روک نہیں سکتا۔ اس لئے اسلام نے جو طریقہ قومی ترقی کا بتایا ہے۔ اس سے اس صورت میں فائدہ پہنچ سکتا ہے۔ کہ اسلام ہی کو اپنا ملک۔ اسلام ہی کو اپنی برادری اور اسلام ہی کو اپنی قوم سمجھا جائے۔ اسی بات کو ان آیات میں کھول کر بیان کیا گیا ہے۔

ترقی کیلئے قربانی ضروری ہے

ہم دنیا میں دیکھتے ہیں۔ کہ ہر ایک چیز ترقی حاصل کرنے سے پہلے کوئی نہ کوئی چیز قربان کرتی ہے۔ اور بیشتر اسکے کہ کسی کو اچھا ثمرہ ملے۔ اسے بڑی محنت اٹھانی اور بڑی کوشش کرنی پڑتی ہے۔

کسان کی مثال

ایک کسان اسی وقت غلہ حاصل کر سکتا ہے۔ جبکہ چھ ماہ یا سال تک محنت کرتا ہل چلاتا۔ بیج بوتا۔ پانی دیتا اور حفاظت کرتا ہے چونکہ کسان کا مقصد اور مدعا غلہ حاصل کرنا ہوتا ہے۔ اسلئے وہ اس کے لئے اپنا وقت اپنا مال اپنا آرام بہت حد تک قربان کرتا ہے۔

تاجر کی مثال

اسی طرح ایک تاجر جس کا مدعا روپیہ حاصل کرنا ہوتا ہے۔ اس کے لئے بہت سی قربانی کرتا ہے۔ اپنا سرمایہ صرف کرتا ہے۔ وقت خرچ کرتا ہے۔ اور ایک عرصہ تک محنت اور مشقت برداشت کرتا ہے۔ اس کے بعد اسے یہ ثمرہ ملتا ہے کہ جتنا روپیہ اس نے لگایا ہوتا ہے۔ اس سے زیادہ حاصل ہوتا ہے۔

ملازم کی مثال

اسی طرح ایک ملازم پیشہ کو اپنا مقصد حاصل کرنے یعنی ذرائع معاش کے لئے وقت مال اور جان کی قربانی کرنی پڑتی ہے۔ مگر یہ افرادی قربانیاں ہیں۔ اور وہ بھی ادنےٰ درجہ کی۔ ایک کسان ایک تاجر ایک ملازم جو کام کرتا ہے اس سے اس کا مقصد غلہ حاصل کرنا۔ روپیہ کمانا۔ اور اپنے اخراجات پورے کرنا ہوتا ہے۔

اور قربانیاں

ان کے علاوہ عزت حاصل کرنے یا اپنی عزت کو بچانے کے لئے لوگ بہت سی قسم کی قربانیاں کرتے ہیں۔ حکومت اور طاقت کے حصول کے لئے بھی قربانیاں کی جاتی ہیں۔ اسی یورپ کی لڑائی میں جسے ختم ہوئے چند سال ہوئے ہیں۔ لاکھوں انسان مارے گئے۔ اور کروڑہا روپیہ خرچ ہو گیا۔ کیوں؟ اسی لئے کہ ہر ایک سلطنت چاہتی تھی کہ ہماری طاقت اور حکومت قائم رہے۔ ہم حاکم کہلائیں محکوم نہ بنیں۔ ہم غالب رہیں۔ مغلوب نہ ہوں۔

اسلامی قربانی

مگر یہ تمام قربانیاں خواہ حکومتوں کی ہوں۔ جو لاکھوں جانیں اور کروڑوں روپیہ صرف کر دیتی ہیں۔ خواہ افراد کی ہوں اس قربانی کے مقابلہ میں بالکل ہیچ ہیں۔ جو اسلام پیش کرتا ہے۔ اور مجھے تو اس کے مقابلہ میں اور کسی بات کو قربانی کہتے ہوئے بھی شرم آتی ہے۔ لوگ دنیاوی فوائد اور اغراض کے حصول کے لئے اپنا سب کچھ نثار کرنے کے لئے تیار رہ جاتے ہیں۔ لیکن اسلام جس قربانی کا مطالبہ کرتا ہے۔ اس کے کرنے والا اپنی عزت کے لئے اپنے مال کے لئے یا اپنے جاہ و منصب کے لئے نہیں کرتا۔ بلکہ صرف خدا کے لئے کرتا ہے۔ لوگوں پر غالب آنے کے لئے ان کو مغلوب کرنے کے لئے نہیں۔ بلکہ انہیں شیطان کے پنجہ سے چھڑانے کے لئے اور انہیں نور ایمان دینے کے لئے کرتا ہے اور یہی حقیقی قربانی ہے۔ جب تک کوئی قوم یہ قربانی نہ کرے۔ اس وقت تک قربانی کرنے والی نہیں کہلا سکتی کیونکہ دنیاوی چیزیں جن کے لئے قربانی کی جاتی ہے چند سال میں ختم ہو جاتی ہیں۔ مگر یہ قربانی ایسی ہے کہ اس کے نتیجہ میں جو کچھ حاصل ہوتا ہے وہ نہ صرف دنیا میں ختم نہیں ہوتا۔ بلکہ ابدالآباد تک چلتا ہے جبکہ انسان خدا تعالےٰ کے حضور جا کھڑا ہوتا ہے کیونکہ مسلمان اور مومن کی قربانی تمام کی تمام اعلاء کلمۃ اللہ کے لئے ہوتی ہے۔ اس کا مال۔ اس کی جان اس کا وقت صرف اسی لئے صرف ہوتا ہے کہ باقی دنیا جو ضلالت کے گڑھے میں گری ہوئی ہے۔ اس سے نکل کر خدا تعالےٰ کے رستہ پر لگ جائے۔ اور خدا تعالیٰ کا کلمہ اونچا ہو۔

Digitized by Khilafat Library

سب انبیا نے قربانیاں کیں

اس بات کو مدنظر رکھکر جب ہم دیکھتے ہیں تو معلوم ہوتا ہے کہ کوئی قوم جسکی تاریخ محفوظ ہے اس نے قربانی کے بغیر ترقی نہیں کی۔ اور کوئی نبی بغیر قربانیوں کے جماعت نہیں بنا سکا۔ قرآن کریم سے پتہ لگتا ہے کہ ہر ملک میں نبی آئے۔ قرآن کریم نے سب انبیا کے حالات بیان نہیں کئے۔ مگر جن کے حال بیان کئے ہیں۔ ان سے پتہ لگتا ہے کہ ان کو بڑی بڑی قربانیاں کرنی پڑیں۔ اس وقت میں ان میں سے صرف بعض نبیوں کا ذکر کرونگا۔ اور ان کی قربانی کا حال بیان کرونگا۔

حضرت ابراہیمؑ کی قربانی

حضرت ابراہیم علیہ السلام بہت بڑے انبیا میں سے سمجھے جاتے ہیں۔ اور نبی کریم صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کے آپ جد امجد ہیں۔ ان کی ایک قربانی کا ذکر کرتا ہوں۔

جیسا کہ قرآن کریم سے پتہ لگتا ہے ان کو جب خدا تعالےٰ نے کہا۔ کہ اپنے بیٹے کو ذبح کرو۔ تو باوجود اس کے کہ بیٹے کو ذبح کرنے سے انہیں کوئی دنیاوی فائدہ نہ تھا۔ نہ مالی اور نہ کسی اور قسم کا۔ لیکن اس حکم پر حضرت ابراہیم علیہ السلام بغیر یہ خیال بھی دل میں لانے کے کہ اس کا نتیجہ کیا ہوگا۔ تیار ہو گئے اور اپنی طرف سے انہوں نے اپنا بیٹا قربان کر ہی دیا۔ مگر خدا نے اس کے بدلے اور قربانی کرنے کا حکم دیدیا۔

حضرت موسیٰؑ کی قربانی

پھر حضرت موسےٰ علیہ الصلوٰۃ والسلام جو بنی اسرائیل کے شرعی نبی ہیں۔ ان کے متعلق تمام اصحاب کو معلوم ہی ہوگا کہ انہوں نے فرعون کے ہاں پرورش پائی تھی۔ ایک دفعہ ان کی قوم کے ایک شخص اور فرعون کی قوم کے ایک شخص میں لڑائی ہوگئی۔ فرعونی چونکہ بنی اسرائیل پر بڑے مظالم کرتے تھے۔ حضرت موسےٰ نے سمجھا فرعون کی زیادتی ہے۔ اور در واقع میں بھی یہی تھا۔ کہ وہ حضرت موسےٰؑ کی قوم کے شخص پر ظلم کر رہا تھا۔ آپ نے اسکو مکہ مارا۔ اس سے آپ کا ارادہ اسے جان سے ماردینے کا نہ تھا۔ مگر وہ مرگیا۔ فرعون کے امرا کو جب یہ اطلاع ملی تو انہوں نے ارادہ کیا کہ حضرت موسےٰ کو پکڑ لیں۔ اور سزا دیں۔ اس پر ارشاد خداوندی کے ماتحت آپ اس جگہ کو چھوڑ کر چلے گئے۔ اور خدا تعالےٰ نے آپ کی تربیت کے لئے دوسری جگہ رکھا۔ جب ان کی تربیت مکمل ہوگئی تو انہیں حکم دیا کہ مصر میں اپنی قوم کے پاس جاؤ۔ اور اس کو وہاں سے نکال لاؤ۔ اس حکم کو بجا لانے کے لئے حضرت موسےٰؑ کو بہت بڑی قربانی کرنی پڑی۔ ان کے ہاتھ سے ایک فرعونی قتل ہو چکا تھا اور جیسا کہ فرعونی امرا کے منصوبوں سے پتہ لگتا ہے انہوں نے ارادہ کیا ہوا تھا کہ انہیں قتل کردیں۔ یا کوئی اور سزا دیں۔ مگر جب حضرت موسےٰؑ نے دیکھا کہ میری قوم بہت گر گئی ہے۔ اور اس پر بڑے بڑے مظالم ہو رہے ہیں۔ تو ارشاد خداوندی کے ماتحت مصر کی طرف روانہ ہوگئے۔ اور ارادہ کرلیا کہ خواہ مارا جاؤنگا یا کچھ اور ہو بنی اسرائیل کو ضرور نجات دلاؤنگا چنانچہ آپ نے فرعون سے بڑی بڑی تکلیفیں اٹھائیں اور اپنی قوم کو چھڑا لاسے۔

حضرت عیسیٰؑ کی قربانی

پھر دیکھئے حضرت عیسیٰ علیہ السلام کی تمام عمر اسی کام میں گذری کہ بنی اسرائیل کی اصلاح ہو۔ اور وہ خدا کے رستہ پر چلیں۔ اس کام کے کرنے پر انہیں سینکڑوں تکلیفیں برداشت کرنی پڑیں۔ مگر انہوں نے کسی کی پرواہ نہ کی۔ حتیٰ کہ آپ کو پھانسی پر چڑھایا گیا۔ جہاں سے خدا نے آپ کو بچا لیا۔ اور دوسری جگہ پہنچا دیا۔

نبی کریمؐ کی قربانی

ان انبیاء کی بڑی بڑی قربانیاں ہیں۔ مگر سب سے بڑی قربانی جس نبی نے کی وہ نبی کریم صلے اللہ علیہ وسلم ہیں۔ آپ کی زندگی کا ہر لمحہ آپ کا سونا۔ آپکا جاگنا۔ آپکا چلنا۔ آپ کا پھرنا۔ آپ کا بیٹھنا۔ آپ کا اٹھنا آپکا کلام کرنا۔ آپ کا خاموش رہنا اسی لئے وقف صرف اسی لئے تھا۔ کہ خدا تعالیٰ کی رضا حاصل ہو۔ اور خدا کی مخلوق کو خدا کی طرف توجہ پیدا ہو۔

صحابہ کرام کی قربانیاں

آپ کی قربانی کا کسی قدر اندازہ اس قوم کی حالت سے لگایا جاسکتا ہے۔ جسکی اصلاح کے لئے آپ نے اپنی آسایش۔ اپنا آرام اپنا مال اپنی جان خرچ کی اس قوم کے حالات سے معلوم ہو سکتا ہے۔ کہ آپ نے کس قدر محنت کی اور آپ کی محنت کا کیا پھل پیدا ہوا۔ وہ قوم صحابہ کرام ہیں۔ جن کے اعمال۔ اور اقوال دیکھکر پتہ لگتا ہے۔ کہ ایسے اشخاص پیدا کرنے والا انسان کوئی معمولی انسان نہیں ہو سکتا۔ صحابہ کی تاریخ دنیا میں محفوظ ہے۔ اور میں سمجھتا ہوں۔ اسلامی تاریخ جس قدر محفوظ ہے اس قدر نہ اس سے پہلے کی کوئی تاریخ محفوظ ہے۔ اور نہ بعد کی۔ صحابہ کے اقوال اور اعمال سے پتہ لگتا ہے۔ کہ انہیں رسول کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے قربانی کا ایسا سبق پڑھایا جسے وہ کسی وقت نہ بھولے۔ کبھی انہوں نے اپنی جان اور مال کی پروا نہ کی۔ اور ہر موقع اور ہر محل پر انہوں نے وہی مقصد اپنے سامنے رکھا۔ جو ان کو بتا دیا گیا۔ اور آخر انہوں نے اسے حاصل کر لیا۔

نبی کریم صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کا مقصد دنیا کو چاہ ضلالت سے نکالنا تھا۔ چنانچہ خدا کے فضل سے سارا عرب آپ کی زندگی میں مسلمان ہو گیا۔ اور آپ نے اپنے بعد ایسی قوم چھوڑی جس نے ثابت کیا کہ وہ اسلام کی امانت اٹھانے کی پوری پوری مستحق ہے اس قوم یعنی صحابہ کی قربانیاں ان کے حالات پڑھنے سے معلوم ہو سکتی ہیں۔ میں اس وقت چند واقعات مختصر طور پر بیان کرتا ہوں۔

نبی کریم صلے اللہ علیہ وآلہ وسلم کو جب مکہ سے ہجرت کرکے مدینہ چلے جانے کا حکم ہوا۔ اور آپ مدینہ آگئے تو کفار نے یہاں بھی آپ کا پیچھا نہ چھوڑا۔ اور اس قدر بغض اور عناد ان کے دلوں میں بھرا ہوا تھا۔ کہ باوجود اس کے کہ رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم مکہ سے دو سو میل سے بھی زائد فاصلہ پر چلے گئے۔

Digitized by Khilafat Library

وہاں بھی پہنچے - کہ آپ کو تباہ و برباد کردیں - آخر کفار اور مسلمانوں کے درمیان لڑائیاں ہوئیں - بعض لڑائیوں میں نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم بھی شامل ہوئے - صحابہ چونکہ جانتے تھے - اور ان کو یہ عرفان حاصل ہوچکا تھا - کہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم خدا تعالےٰ کی عظیم الشان امانت ہیں - اور آپ کی حفاظت کے لئے جو بھی قربانی کی جائے - کم ہے اسلئے انھوں نے کبھی پروا نہ کی - کہ ہم پر کیا مصیبت آتی ہے - اور کیا تکلیف اٹھانی پڑتی ہے - بلکہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم کے لئے ہر قربانی اور تکلیف برداشت کی - تمام جنگیں جو کفار اور مسلمانوں میں نبی کریم صلے اللہ علیہ و آلہ وسلم کے زمانہ میں ہوئیں ان میں کفار کی تعداد ہمیشہ بہت زیادہ ہوتی تھی -

جنگ بدر اور صحابہ کرام

جنگ بدر میں کفار کی تعداد ایک ہزار تھی اور مسلمانوں کی صرف تین سو - اس وقت رسول کریم صلی اللہ علیہ وسلم نے صحابہ سے مشورہ کیا کہ کیا کرنا چاہیئے - اسپر ایک صحابی کھڑے ہوئے - اور انھوں نے کہا - یارسول اللہ آپ ہم سے کیا پوچھتے ہیں - جب ہم آپ کو خدا کا سچا اور راستباز نبی مان چکے ہیں - تو پھر آپ جو حکم دینگے - وہی کرینگے - اور جو کہینگے - اس کے کرنے کے لئے تیار ہیں - پس ہم سے پوچھنے کی ضرورت نہیں - جو کہینگے - وہ کرینگے - اور آپ تک کوئی کافر اس وقت تک نہیں پہنچ سکیگا جب تک ہماری لاشوں پر سے گذر کر نہ آئے - ہم آپ کے دائیں بھی لڑینگے - اور بائیں بھی - آگے بھی لڑینگے - اور پیچھے بھی - اور ہماری زندگی میں ممکن نہیں - کہ آپ تک دشمن پہنچ سکے -

اسکے بعد حضرت صاحبزادہ صاحب کچھ اور واقعات بیان کرنا چاہتے تھے - لیکن وقت کی کمی کے باعث نہ بیان کرسکے - اور فرمایا :-

چونکہ وقت تھوڑا ہے - اس لئے اور مثالوں کو میں چھوڑتا ہوں -

جماعت مسیح موعود کی قربانیاں

اللہ تعالیٰ کی قربانیوں کے بعد جو صحابہ میں دیکھی جاتی ہیں - میں ایک اور قربانی کا ذکر کرنا چاہتا ہوں - جو اچھی طرح اس زمانہ میں نظر آسکتی ہے - وہ قربانی ایسی ہے - کہ خواہ آپ لوگ اُسے قربانی نہ کہیں - مگر درحقیقت وہ قربانی ہے - گو وہ ابھی کمال کو نہ پہنچی ہو - وہ آپ لوگوں کی قربانی ہے آپ لوگوں نے اپنے اوقات اپنے مال اپنی جانیں خدا کے لئے خرچ کیں - ان کا بدلہ کوئی احمدی کبھی دنیا کی عزت اور فائدہ کو نہیں سمجھتا - بلکہ ان کا بدلہ دینے والا صرف خدا کو سمجھتا ہے - ان کا وہ بدلہ جو آخرت میں ملیگا - اسے تو خدا ہی جانتا ہے کوئی اسکی حقیقت سے اس دنیا میں واقف نہیں ہوسکتا - مگر آپ لوگوں کی قربانی کا جو اثر دنیا پر ہو رہا ہے اس کے متعلق مختصراً کچھ کہنا چاہتا ہوں ؛

مخالفین احمدیت کی حالت

وہ لوگ جو ہمارے دشمن ہیں - وہ خواہ ہمارے کتنے ہی بڑے دشمن ہوں - مگر اپنے دل میں محسوس کررہے ہیں - کہ اگر کوئی قوم خدا کے لئے کام کرنے والی اور ترقی کرنے والی ہے تو وہ احمدی قوم ہی ہے ان کے دل ہماری طاقت اور قوت کو محسوس کررہے ہیں - پس آپ لوگوں کو مبارکباد ہو - کہ کامیابی آپ ہی لوگوں کے لئے ہے - کیونکہ خوف زدہ دشمن کبھی غالب نہیں آسکتا - ہمیشہ مغلوب ہی ہوتا ہے -

دعا

اب میں اپنے مضمون کو ختم کرتا ہوں - کیونکہ وقت ختم ہوگیا ہے - اور دعا کرتا ہوں - کہ ہماری وہ قربانیاں جو لوگوں کی نظر میں قربانیاں نہ ہوں - بلکہ خدا کی نظر میں قربانیاں ہوں اسلام دنیا میں ترقی کرے ظلمت دور ہو - لوگ دنیا کے طالب نہ ہوں بلکہ خدا کے طالب ہوں -

حضرت مسیح موعود کی قربانی

حضرت صاحبزادہ صاحب کی تقریر کے بعد جناب مفتی صاحب نے فرمایا کہ صاحبزادہ صاحب نے نہایت لطیف طریق پر انبیاء اور صحابہ کی قربانیوں کا ذکر کیا ہے - لیکن ایک قربانی یہ بھی ہے - جس کے نتیجہ میں ہم سب یہاں جمع ہوئے ہیں - اور وہ حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی قربانی ہے ؛

حضرت مسیح موعودؑ کی یاد

صاحبزادہ صاحب نے اس لحن میں قرآن کریم پڑھا ہے - کہ بے اختیار میری آنکھوں سے آنسو نکل پڑے ہیں - کیونکہ میں نے اس لحن میں حضرت مسیح موعود علیہ الصلوٰۃ والسلام کی آواز کو سنا - اور دیر کے بعد سنا -

اولاد مسیح موعود شعائر اللہ ہے

بدبخت ہیں - وہ لوگ جنھوں نے کہا - کہ ہم مسیح موعود کی رُوحانی اولاد ہیں اور ہمیں مسیح موعود کی اولاد کی کیا پروا ہے - اگر وہ مسیح موعود کی روحانی اولاد ہوگئے ہیں - تو کیوں یہ بات مسیح موعود کی جسمانی اولاد کو حاصل نہیں ہوسکتی - ان کے لئے دو باتیں جمع ہیں - اور یہ اللہ تعالیٰ کا فضل ہے - مجھے یاد آیا - یہی صاحبزادہ مرزا شریف احمد صاحب جب چھوٹے بچے تھے - تو بہت سخاوت کیا کرتے تھے - ان کے پاس جو چیز ہوتی - اگر کوئی آپ سے مانگتا - تو آپ فوراً دیدیا کرتے تھے - ایک دفعہ ایسا ہوا - کہ ایک خادمہ جس نے ان کو اٹھایا ہوا تھا انکو کسی شخص نے کوئی کام کرنے کے لئے کہا - ......

... اس نے کہا - میں ابھی نہیں یہ کام کرسکتی - اس نے اس کے منہ پر تھپیڑا مارا - حضرت مسیح موعود کو جب اس کی خبر ہوئی - تو آپ نے فرمایا - میری یہ اولاد شعائر اللہ میں داخل ہے - اس عورت کو جس نے اس بچہ کو اٹھایا ہوا تھا جس نے مارا ہے - اس نے شعائر اللہ کی ہتک کی ہے - پس جو خدا تعالیٰ کے نشانات ہوں - ان کی تعظیم کرنی چاہیئے ؛

ماسٹر اسلم کا تعارف

اب ہمارے دوست ماسٹر محمد شفیع صاحب اسلم جو ملکانہ علاقہ میں کام کررہے ہیں - وہاں کے حالات اور کچھ بھجن آپ لوگوں کو سنائیں گے - ان کے لئے وقت تھوڑا ہے - مگر اس کے بعد دعا ہوگی - اور پھر جلسہ ختم ہوگا -

ماسٹر محمد شفیع صاحب اسلم کی تقریر

ماسٹر صاحب کی تقریر میں نثر کا حصہ بہت تھوڑا

Digitized by Khilafat Library

تھا۔ اور بھجن بکثرت تھے۔ یہ بھجن سب کے سب مع شنی زائد "ملکانہ من لگن بھجن" میں چھپ کر شائع ہو چکے ہیں۔ جو میاں محمد یامین صاحب تاجر کتب قادیان سے مل سکتے ہیں۔

آپ نے جو تقریر کی اس کا خلاصہ یہ ہے :-

تمہید

آج سے تقریباً ساڑھے تیرہ سو سال قبل جبکہ دنیا بُتوں کے آگے جھکی ہوئی تھی۔ صداقت مٹ گئی تھی۔ اور ضلالت کی تُند آندھیاں چل رہی تھیں۔ اس وقت خدا نے آسمان سے ایک نور نازل کیا۔ جس کی چمک سے تمام زمین چمک اٹھی۔ اور وہ نور حضرت محمد مصطفےٰ صلے اللہ علیہ وسلم کا وجود باجود تھا۔ اس سے توحید پھیل گئی۔ اور شرک و کفر مٹ گیا۔ مسلمانوں کو خدا نے عزت و عظمت دی۔ مگر جب مُسلمانوں کے دلوں سے حضرت محمد مصطفےٰ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی محبت نکل گئی۔ تو ان کی عزت اور سلطنت سب ہی کچھ مٹ گیا۔ اسکے بعد آپ نے اپنی ایک نعت پڑھ کر سنائی۔ اور پھر بتایا

مُسلمانوں کیلئے شدھی کا تازیانہ

مُسلمانوں کی تباہی کے لئے ایک نئے سامان عبرت شدھی کی صورت میں ظاہر ہوا۔ لوگ کہتے ہیں۔ کہ اس شدھی میں ملکانوں کا قصور ہے مگر یہ غلط ہے۔ اس میں ملکانوں کا اتنا قصور نہیں جس قدر اس میں مولوی صاحبان کا ہے۔ کیونکہ انہوں نے اس طرف توجہ ہی نہ کی۔ کہ ان لوگوں کی اصلاح کی بھی ضرورت ہے۔ ہم نے آریوں کے مکر و فریب کو دیکھا ہے۔ جس طرح یہ کام کرتے ہیں۔ میں نے ان کے مکر و فریب کی قلعی کھولنے کے لئے ایک بھجن لکھا ہے۔ جو میں آپ کو سناتا ہوں۔ اس موقع پر انھوں نے جو بھجن سُنایا۔ وہ اس طرح شروع ہوتا ہے۔ ع

تم رہو ہوشیار نگر یا میں چور آوت ہیں

آریوں کے فریب

ان لوگوں کی طرف سے علاوہ مکر و فریب کے زور سے بھی کام لیا جاتا ہے۔ اگر ان میں ایسا ہی ہوا۔ تمام گاؤں مُرتد ہو گیا۔ مگر ایک ستر سالہ بڑھیا مائی جمیعا اسلام پر قائم ہے۔ اس کے لڑکے بھی مُرتد ہو گئے۔ اس کو لالچ اور دھمکی بھی دی گئی۔ مگر وہ ستر سالہ ضعیفہ اپنی آن اور اپنے ایمان پر قائم ہے۔

فرخ آباد کے ضلع میں میں کام کرتا ہوں۔ وہاں پر آریوں نے جو جو کارروائیاں کی ہیں۔ ان کو میں دیکھتا رہتا ہوں۔ آپ صاحبان اخبارات میں پڑھ چکے ہیں۔ کہ شہر فرخ آباد میں ایک دفعہ راجہ تروا کے آدمیوں نے ہمارے مکان کا رات کے وقت محاصرہ کر لیا تھا۔ اگر اس وقت پولیس نہ آجاتی تو آریوں کا ارادہ تھا۔ کہ اندر گھس آئیں۔ ان مشکلات اور مائی جمیعا کی تکالیف کو ایک بھجن میں لکھا ہے۔ اس کے بعد آپ نے وہ بھجن سُنایا۔ اور آخر میں کہا۔ کہ کسی کے دل کی تڑپ لفظوں میں بیان نہیں کی جاسکتی۔ مگر اس سے اندازہ ہو سکتا ہے۔ کہ کن حالات میں سے ان لوگوں کو جو اسلام پر قائم ہیں۔ اور قائم رہنا چاہتے ہیں۔ گذرنا پڑتا ہے ÷

آریوں کے جھوٹ

آپ کو معلوم ہونا چاہیئے۔ کہ آریہ صاحبان جھوٹ بھی کثرت سے بولتے ہیں۔ مثلاً انھوں نے مشہور کیا کہ ہندو ٹھاکر ملکانوں کو اپنے گلے لگانے کے لئے تیار ہیں۔ حالانکہ واقعہ یہ ہے۔ کہ ہندوؤں نے فرخ [illegible] میں پنچایت کر کے فیصلہ کیا۔ اور ملکانوں کو اپنے [illegible] نے کے کیا معنے۔ وہ ٹھاکر جو آریوں کے ایجنٹ ہیں۔ [illegible] جنھوں نے بندرابن کی پنچایت میں مُرتد ملکانوں کے ساتھ کھانا کھایا۔ ان کو بھی برادری سے خارج کر دیا۔ مُرتد ملکانوں کو اپنے ساتھ ملانے کے متعلق جو ہندو ٹھاکروں کے جذبات ہیں۔ ان کو میں نے ایک بھجن میں نظم کیا ہے۔ یہ بھجن اس طرح شروع ہوتا ہے۔

"کیسو شدھی کا چرخہ چلانے لگے۔"

یہ نظم پڑھنے کے بعد آپ نے کہا کہ میں بتا چکا ہوں کہ ملکانہ بھولے بھالے ہیں۔ مگر ان میں اپنے رنگ کے ہوشیار بھی ہیں۔ ایک مسلمان ملکانہ نے ایک مُرتد سے پوچھا کہ بھئی تم جو کھان "سے" سنگھ "ہو گئے۔ اس سنگھ کے کیا معنے ہیں۔ اس نے کہا۔ سنگھ شیر کو کہتے ہیں۔ مسلمان ملکانہ نے کہا کہ شیر تو گُو کھاتا ہے۔ وہ خاموش ہو گیا۔ اس نے کہا۔ پھر تم کھان کے معنے بتاؤ۔ اس نے کہا ہم گوشت کھائیں۔ قلیہ کھائیں۔ سب کچھ کھائیں غرض وہ اس طرح کی باتیں کرتے ہیں ÷

آریوں کی موجودہ حالت

اسکے بعد آپ نے وہ چند نظمیں سُنائیں۔ جو آریوں کی نظموں کے جواب میں لکھی گئی ہیں۔ اور کہا کہ آخر میں یہ بتا دینا چاہتا ہوں۔ کہ فرخ آباد کی شدھی سبھا ٹوٹ گئی ہے۔ اور یہ اللہ تعالیٰ کا فضل ہے۔ اب میدان ارتداد میں جو حالت آریوں کی ہے۔ وہ اس کی شکایت کرتے ہیں۔ اور کہتے ہیں کہ قادیان والوں نے ہمارے منصوبے خاک میں ملا دیئے۔

خاتمہ کلام

اس تقریر کے بعد جناب مفتی صاحب کھڑے ہوئے۔ اور کہا۔ صاحبان آپ نے آسلم جی مہاراج کی کتھا سُن لی۔ بڑے مزے کی کہانی تھی۔ مگر سورج غروب ہو گیا ہے۔ اسلئے جلسہ ختم کیا جاتا ہے۔ ان میں ایک یہ تحریک کرنا چاہتا ہوں کہ یہ بھجن جو چھپے ہوئے ہیں۔ احباب خرید کر میدان ارتداد میں مفت تقسیم کرائیں۔ مہاشہ آسلم کے اس ٹریکٹ کی طرح مہاراج قاسم علی صاحب نے آریوں کے متعلق تار پیڈو اینڈ بشیر کن کتابیں لکھی ہیں۔ ان کو بھی خرید کر عام طور پر بکثرت شائع کرنا چاہیئے۔ یہ کتابیں مصنفوں اور تالیف و اشاعت سے مل سکتی ہیں۔

اب میں اسلام کی ترقی کے لئے اور حضرت خلیفۃ المسیح ثانی کے لئے اور تمام احباب سلسلہ کے لئے دعا کرتا ہوں احباب بھی آمین کہیں۔ آپ نے بلند آواز سے دعا کی۔ اور اسی پر آج کا اجلاس ختم ہوا۔ فالحمد للہ رب العالمین

جلسہ کا دوسرا دن

۲۷ر دسمبر - پہلا اجلاس

تقریر صدر

تلاوت و نظم کے بعد صدر جلسہ جناب فرزند علی صاحب نے [illegible]

Digitized by Khilafat Library

311

نے حسب ذیل تقریر کی۔

صاحبان! پروگرام کے مطابق جلسہ ۹ بجے شروع ہونا چاہیئے تھا۔ مگر چند وجوہات کے باعث قریباً ایک گھنٹہ کی دیر ہوگئی ہے۔ اب سب سے پہلے تقریر ہمارے واجب الاحترام دوست چودہری فتح محمد خان صاحب سیال ایم اے فرمائینگے چودہری صاحب موصوف وہ بزرگ ہیں۔ جنھوں نے سب سے پہلے ولایت میں احمدیت کا بیج بویا۔ غالباً مسٹر کوریو پہلے مسلمان تھے۔ جنھوں نے سب سے پہلے جناب چودہری صاحب کے ہاتھ پر اسلام قبول کیا تھا۔ جس کا اعلان ایک سالانہ جلسہ میں حضرت خلیفۃ المسیح ثانی نے اسی جگہ کھڑے ہوکر فرمایا تھا۔ اور بہت خوشی کا اظہار کیا تھا۔ دوسرا فخر جناب چودہری صاحب کو یہ حاصل ہے کہ جب فتنہ ارتداد اُٹھا۔ اس وقت ہماری جماعت کا جو لشکر حضرت خلیفۃ المسیح ثانی نے میدان ارتداد میں بھیجا۔ اس کی امارت آپ ہی کو سپرد کی گئی۔ اس وقت آپ اس موضوع پر تقریر فرمائینگے۔ کہ "فتنہ ارتداد اور ہماری جماعت کی ذمہ داری" ان حالات کا جو آپ بیان فرمائینگے۔ سُننا ضروری ہے۔ تاکہ ہماری جماعت مالی اور جانی قربانیوں کے لئے اس میدان میں اور آگے بڑھے۔

چودہری فتح محمد خان صاحب کی تقریر

"فتنۂ ارتداد اور ہماری جماعت کی ذمہ داری"

ہندوستان کا ایک مذہب ہوگا

آپ نے سورۃ النصر کی تلاوت کے بعد فرمایا:۔

تبلیغ اسلام جماعت احمدیہ کا کام ہے۔ اس لیا کسی زمانہ اور وقت کی قید نہیں۔ اور یہ صرف ملکانوں تک ہی محدود نہیں۔ ہمیں تبلیغ اسلام کے لئے میدان میں گھوڑے دوڑانے پڑینگے۔ اور ہندوستان میں ہمارے لئے اس وقت تک تبلیغ کا کام درپیش ہے۔ جب تک کہ ایک بھی ہندو ہندوستان میں باقی ہے۔ جب تک ۲۳ کروڑ ہندو ہندوستان میں موجود ہیں۔ آپ اسوقت تک موحد نہیں رہ سکتے یا آپ کی اولاد موحد نہیں رہ سکتی اب وہ زمانہ آرہا ہے کہ ہندوستان کے دو بڑے مذہبوں میں سے ایک ہی مذہب باقی رہ جائیگا یا ہندو رہینگے یا ہم مسلمان۔ یہ ناممکن ہے کہ دونو رہیں۔ کیونکہ وہ دو مذہب جو اس قدر ایک دوسرے سے متباین ہوں۔ کہ اگر ایک گائے کے پیشاب کو بھی پوجتا ہو۔ دوسرا اس کا گوشت کھاتا ہو ایک بتوں کو خدا کہتا ہو اور دوسرا بتوں کو پتھر سے بڑھکر کچھ نہ سمجھتا ہو۔ ایک ہر ایک چیز کو خدا مانتا ہو۔ اور دوسرا صرف واحد خدا کا پرستار ہو۔ وہ کیسے ایک ملک میں رہ سکتے ہیں۔ اس بات کا فیصلہ ہماری جماعت کریگی۔ اور ہمارا یہ کام دمبدم بڑھے گا لیکن اگر آپ نہیں کرینگے۔ تو خدا تعالیٰ اور جماعت کو پیدا کریگا۔ جو اس کام کو انجام دیگی۔

فتنہ ارتداد کی وسعت

فتنہ ارتداد ضلع آگرہ اور متھرا تک محدود نہیں۔ اگر اس کے سدباب کے لئے پوری پوری جد وجہد نہ ہوئی تو یہ آگ پشاور سے لیکر راس کماری تک اور کوئٹہ سے لیکر بنگال کی آخری حد تک پھیل جائیگی جس کا اسوقت بجھانا سخت مشکل ہوگا۔ پس ارتداد کا تعلق نو مسلم راجپوتوں تک نہیں۔ کیونکہ یہ تو محاذ کا ایک حصہ ہیں۔ اگر خدا نخواستہ مسلمانوں کو اس موقع پر شکست ہوئی۔ تو پھر ہر جگہ شکست ہوگی۔ اور اگر یہاں فتح ہوئی۔ تو پھر ہر جگہ فتح ہوگی۔ اور سارے ہندوستان میں اسلام ہی اسلام ہوگا۔ فتح انشاء اللہ اسلام ہی کو ہوگی۔ مگر اس کے لئے کوشش کرنی ضروری ہے۔

آریوں کے خوفناک ارادے

ہماری جماعت کے تو یہ بات پیش نظر بھی۔ مگر مسلمانوں کے بعض دیگر اخباروں میں یہ آواز اٹھائی گئی ہے۔ کہ اگر چند سو ملکانے اسلام سے نکل گئے تو کیا ہوا کچھ پروا نہیں۔ مگر یہ الیٹی (؟) واقعی کی بات ہے جسکی انتہا نہیں۔ کیونکہ آریوں کا یہ پروگرام نہیں ہے کہ محض چند لاکھ ملکانوں کو مرتد کرکے خاموش ہو کر بیٹھ رہیں۔ یہ تو انھوں نے کمزور جگہ دیکھ کر حملہ کے لئے چنا ہے۔ ورنہ ان کا پروگرام تو یہ ہے کہ پہلے ملکانوں کو مرتد کریں۔ ان کے بعد ہندوستان کے ایک کروڑ مسلمان راجپوتوں کو مرتد کریں۔ اور پھر اسکے بعد دیگر اقوام کے مسلمانوں کو جو ہندوستانی قوموں میں سے مسلمان ہوئے ہیں۔ اور بالآخر جو مغل یا پٹھان یا قریشی مسلمان ہیں۔ ان کو یا تو جبراً مرتد کرلیں یا ہندوستان سے نکال دیں۔ اور اس طرح ہندوستان کی سرزمین کو مسلمانوں کے وجود سے خالی کرلیں۔ پس ملکانوں کی شدہی کے معنے یہ ہیں کہ اسلام کو ہندوستان سے نکال دیا جائے۔ اور مسلمانوں کا وجود مٹا ڈالا جائے۔

ہندوؤں کے گھبرانے کی وجہ

فتنہ ارتداد کی تفاصیل میں پڑنے سے پہلے اسلام کی ابتدائی تاریخ کے متعلق میں کچھ بیان کرنا چاہتا ہوں۔ عرب کی قبل از اسلام وہی حالت تھی جو آج ہندوستان کی ہے جس طرح ان میں قبائل تھے۔ اسی طرح ہندوؤں میں بھی قبیلے ہیں۔ جس طرح عرب فتنہ وفساد کا گھر تھا اسی طرح ہندوستان میں قوموں کی جنگ ہے۔ وہاں ایک انسان خدا تعالیٰ کی طرف سے کھڑا کیا گیا۔ اور اسلام دنیا میں پھیل گیا اسی طرح اب اسلام میں خدا نے حضرت مسیح موعود کو مبعوث کیا ہے عقلمند اور غور کرنیوالے لوگ کہتے ہیں۔ اور ہندو بھی اس بات کو سمجھتے ہیں کہ اب ہندوستان میں ہندو مذہب کا قیام نہیں ہو سکتا۔ چنانچہ مسلمانوں کی جب سلطنت ختم ہوئی ہے اسوقت ۱ کروڑ مسلمان ہندوستان میں تھے۔ اور ایک صدی کے اندر اندر مسلمانوں کی تعداد سات کروڑ ہوگئی ہے اب یہ اندازہ کیا جاتا ہے کہ بہت تھوڑے عرصہ میں اسلام ہندوستان میں پھیل جائیگا۔ اس بات کو ہندو برداشت نہیں کرسکتے اور وہ ان حالات کو بدلنا چاہتے ہیں۔ اس بارے میں ان کی سب سے بڑی کوشش یہ ہے کہ ہندوستان کا امن مٹ جائے کیونکہ امن میں اسلام ترقی کررہا ہے۔ اور ہندو کم ہورہے ہیں۔ اسوقت انگریز ہندوستان کے حاکم ہیں۔ جو نہ ہندو نہ مسلمان۔ اور وہ اپنے فائدے کے لئے ہندوستان میں امن رکھنا چاہتے ہیں۔ لیکن اسمیں ہمارا بھی فائدہ ہے کیونکہ امن میں لوگوں کو اپنے خیالات مذہبی کو سوچنے کا موقع ملتا ہے۔ اور اسلام میں داخل ہوتے ہیں۔ یہی وجہ

Digitized by Khilafat Library

ہے۔ کہ ہم لوگ انگریزی سلطنت کی قدر کرتے ہیں۔ مگر اس امن کے نتیجہ کو ہندو نہیں برداشت کر سکتے ہیں۔

مسٹر گاندھی اور اسلام

انہیں مسٹر گاندھی بیرسٹر ایٹ لاء بہت زیادہ ہوشیار ہیں انہوں نے اس ہندوؤں کی کمی کو محسوس کیا۔ اور وہ تجاویز سوچیں جن سے ملک کا امن غارت ہو جائے۔ اور ان کا قدم نہ جائے۔ میں انکی تقریروں اور تحریروں کو پڑھتا رہا ہوں انہوں نے اسلام کی ایسے رنگ میں مخالفت کی ہے جس سے اسلام کو سخت نقصان پہنچے۔ اور بے خبر مسلمانوں کو پتہ بھی نہ لگے۔ انہوں نے سوراج کا سبز باغ دکھایا۔ اور اس کے حصول کے لئے انگریزوں کی سلطنت کو تبدیل کرنے کی شورش پھیلا دی تاکہ ملک میں امن نہ رہے۔ لیکن جب اسمیں کامیابی نہ ہوئی۔ تو

شدھی کی تحریک سیاسی ہے

ایک نیا پروگرام شدھی کا بنایا گیا۔ جسکے لئے لالہ منشی رام صاحب عرف مہاشہ شردھانند جی آگے بڑھے۔ جنہوں نے علی الاعلان کہا کہ چونکہ سوراج حاصل کرنے کے لئے جو پروگرام بنایا گیا تھا۔ اسمیں ناکامی ہوئی۔ اسلئے میں اس سے علیحدہ ہوتا ہوں۔ اور اب سوراجیہ کا طریق شدھی ہے۔ غرض یہ تمام کارروائیاں اسلام کو مٹانے اور مسلمانوں کو ہندوستان سے خارج کرنے کے لئے ہو رہی ہیں۔ اور انہیں مذہب کی کوئی غرض نہیں۔ یہ سیاسی کھیل ہے۔ جس کیلئے ہندو جوش دکھلا رہے ہیں اور اس طرح وہ چاہتے ہیں کہ اسلام کا جو رعب ہے وہ کسی طرح مٹا دیا جائے۔ پس اگر ہندوؤں کو اس میدان میں خدانخواستہ فتح ہوئی۔ تو وہ مسلمانوں کو کھا جائینگے۔ اور اگر خدانخواستہ اسلام کا رعب بھی مٹ گیا۔ تو یہ ایک اخلاقی شکست ہوگی

تحریک شدھی میں ہندو امراء کی شمولیت

ہندوؤں نے اپنے پروگرام کی تکمیل سے پہلے [illegible] ابتدا کار کے طور پر مسلمانوں کے اس ملکانہ حصہ کا محاصرہ کیا ہے۔ جو اپنی رسوم اور حالات کے لحاظ سے کمزور اور منقطع حصہ ہے اور اس کام کے لئے تمام ہندو سناتن دھرمی اور دیگر فرقوں کے لوگ جمع ہیں۔ اور ان کے راجے مہاراجے بھی اسمیں شامل ہیں۔ بھرتپور کے حالات سے آپ لوگ واقف ہیں۔ مہاراجہ کشمیر کی مدد بھی انکو حاصل ہے۔ اور چھوٹے درجوں کے راجہ مہاراجہ بھی ان کے ساتھ ہیں۔ ہم نے یہ نظارہ بھی دیکھے ہیں کہ شدھی کیلئے مورد ہاتھیوں اور بڑے بڑے شاندار جلوسوں کے ساتھ غریب ملکانوں پر ہندو رؤسا حملہ کرتے رہے ہیں ÷

علاقہ ارتداد میں احمدی مبلغوں کے پہنچنے کا اثر

جس وقت یہ فتنہ شروع ہوا اور حضرت خلیفۃ المسیح ثانی نے ہمیں بھیجا ہم نے علاوہ اس علاقہ میں کام شروع کرنے کے جہاں آریوں کا اثر ہو چکا تھا اور شدھیاں ہو رہی تھیں بطور حفظ ماتقدم ان علاقوں و اضلاع میں بھی کام شروع کر دیا۔ جہاں آریوں کا ابھی اثر زیادہ نہ ہوا تھا۔ مثلاً ایٹہ۔ فرخ آباد مین پوری۔ علی گڈھ۔ شاہجہانپور وغیرہ علاقہ جات۔ اس کا نتیجہ یہ ہوا کہ ان علاقوں میں جب آریہ گئے تو انکو کامیابی نہیں ہوئی اور وہ علاقہ جہاں آریوں نے ہم سے پہلے کام شروع کیا ہوا تھا مقابلہ وہاں بھی جاری ہے۔ اور ہم سمجھتے ہیں۔ اللہ تعالیٰ اسلام کو فتح دیگا۔

احمدیوں پر ڈاکہ زنی کا الزام

ہم پر الزام بھی آریوں کی طرف سے لگائے جاتے ہیں۔ مثلاً یہ کہ ہم ڈاکہ مار کر انکی شدھیاں رکواتے ہیں۔ مگر یہ ایسی بات ہے جس کے ذکر سے بھی آریوں کو شرم کرنی چاہیئے تھی۔ مگر وہ بیچارے بھی کیا کریں۔ ہمارے مقابلہ میں ایسی باتیں نہ کریں تو اور کیا کریں۔ حالانکہ غور کرنے کی بات ہے کہ وہ ملک جہاں صرف ۸ فیصدی مسلمان ہیں۔ اور ۹۲ فیصدی ہندو۔ اور وہاں ہم لوگ جو غریب الوطن ہیں۔ اور وہاں ہمارا کسی قسم کا بھی رسوخ نہیں۔ ہندوؤں پر جو ذی رسوخ اور ذی اثر ہیں کس طرح ڈال سکتے ہیں۔ لیکن یہ بات انہوں نے ہم پر یہ الزام لگا کر دوسرے لفظوں میں اقرار کر لیا ہے کہ وہ ہمارے سامنے ہار گئے ہیں ÷

ہماری جماعت سے وعدہ الٰہی

ہماری جماعت کو چاہیئے کہ اپنے اس فرض کو پورا کرے۔ جو اسپر خدا کی طرف سے عاید کیا گیا ہے جس طرح آنحضرت صلعم کے اصحاب کو خدا تعالیٰ نے اہل ایران پر فتح دی ہے۔ اسی طرح وہ آپ کو بھی جو مسیح موعود کی جماعت ہیں فتح دیگا۔ کیونکہ حضرت مسیح موعود فرماتے ہیں سے

وہی مے انکو ساقی نے پلادی ÷ فسبحان الذی اخزی الاعادی

ہماری جماعت کا فرض

اب آگ لگ چکی ہے اور ہمارا فرض ہے کہ اسکو فرو کرنے کے لئے تن من دھن سے مصروف کار ہوں۔ جب آگ لگ جائے تو سوال بالکل نادرست ہوتا ہے کہ ہمارا گھر محفوظ ہے۔ اسلئے ہمیں بجھانے کی ضرورت نہیں کوئی سعادتمند بچہ اپنے باپ کے گھر کو آگ میں دیکھ کر خاموش نہیں بیٹھ سکتا۔ اور جب آگ ایک جگہ لگ جائے۔ تو دوسرے مکان اسی وقت محفوظ رہ سکتے ہیں۔ جب انہیں رہنے والے آتش زدہ مکان کی حفاظت اور آگ کے فرو کرنے میں لگ جائیں۔ ورنہ ان کا مکان بھی کبھی بچ نہیں سکتا۔

چونکہ جناب چودہری صاحب کا وقت ختم ہو چکا تھا اس لئے آپ نے سلسلہ تقریر ختم کر دیا۔ اس کے بعد صدر جلسہ نے مندرجہ ذیل ریمارک کیا ÷

صدارتی ریمارک

چودہری صاحب کا اتنا اہم اور پُرجوش مضمون ہے کہ ہر ایک احمدی کو اس کے متعلق اپنا فرض سمجھنے کی کوشش کرنی چاہیئے احباب تبلیغ دین کے لئے اپنے آپ کو پیش کریں۔

اب ناظر صاحب بیت المال اپنی رپورٹ سنائیں گے احباب کو چاہیئے۔ کہ جہاں تک ہو سکے۔ توجہ سے رپورٹ کو سُنیں۔ اس سے وہ معلوم کر سکینگے۔ کہ ترقی کے کس قدم پر ہیں ÷

خلاصہ رپورٹ صیغہ بیت المال

جناب ناظر صاحب بیت المال نے پہلے تو یہ عذر کیا۔ کہ سلسلہ کی مالی رپورٹ اسقدر قلیل عرصہ میں نہیں سنائی جا سکتی۔ میں صرف خلاصہ بعض خاص خاص مقامات سے عرض کرونگا۔ آپ نے بتایا۔ اول تحصیل چندہ کا کام ہے۔ اسمیں اس سال آنریری انسپکٹران کا تقرر عمل میں آیا۔ جنھوں نے سہ ماہی معائنے کئے۔

مقررہ بجٹ کے لحاظ سے حلقے

دوم خود جماعتوں نے اس سال کیا کام کیا۔ اس کو ظاہر کرنے کے لئے مقرر کردہ بجٹ اور چندہ وصول شدہ سے مقابلہ کر کے تین درجے مقرر کئے گئے ہیں۔ جن جماعتوں نے اپنا بجٹ پورا کر کے ڈیوڑھے کے قریب تک رقم ادا کی ہے۔ اور پچھلے دو سالوں سے بھی چندہ زیادہ دیا۔ اور خط و کتابت اور انتظام سلسلہ میں بھی حصہ لیا ہے۔ انکو درجہ خاص میں رکھا گیا ہے۔ اور جنھوں نے بجٹ پورا کیا ہے انکو درجہ اول میں۔ اور جنھوں نے تین چوتھائی تک یا کچھ کم چندہ ادا کیا انکو درجہ دوم میں۔ پھر تمام جماعتوں کی پستی کو مدنظر رکھ کر حلقوں کا مقابلہ کیا ہے۔ اور اس لحاظ سے حسب ذیل ترتیب سے حلقوں کو تقسیم کیا ہے۔

Digitized by Khilafat Library

(۱) دہلی، شملہ (۲) بہار اڑیسہ (۳) قادیان دارالامان (۴) فیروزپور (۵) گوجرانوالہ (۶) گوجرات (۷) بلوچستان (۸) سرگودہا (۹) سندھ منٹگمری (۱۰) راولپنڈی جہلم (۱۱) لائل پور (۱۲) ہوشیارپور (۱۳) ہندوستان (۱۴) سرحد (۱۵) پٹیالہ (۱۶) دکن (۱۷) ممالک بیرونی (۱۸) لاہور (۱۹) سیالکوٹ (۲۰) امرت سر

رقوم چندہ کے لحاظ سے درج چندہ کی رقم کی نسبت کے لحاظ سے حلقوں کی حسب ذیل ترتیب ہے۔

(۱) قادیان دارالامان (۲) ممالک بیرونی (۳) لاہور (۴) سیالکوٹ (۵) فیروزپور (۶) سرحد (۷) بہار اڑیسہ (۸) سندھ منٹگمری (۹) دکن (۱۰) جہلم راولپنڈی (۱۱) ہندوستان (۱۲) ہوشیارپور (۱۳) سرگودہا (۱۴) دہلی شملہ (۱۵) ریاست پٹیالہ (۱۶) گوجرات (۱۷) لائل پور (۱۸) گوجرانوالہ (۱۹) بلوچستان (۲۰) امرت سر

۳۶ نئی انجمنیں اس سال قائم ہوئی ہیں۔ جنکا اس سال مقابلہ نہیں ہو سکا۔ کیونکہ وہ دوران سال میں قائم ہوئی ہیں۔ سال آئندہ انشاء اللہ ان کا مقابلہ کر کے دکھلایا جائیگا۔

کل آمد و خرچ کل آمد اس سال چار لاکھ تینتیس ہزار اور کل خرچ چار لاکھ اکتیس ہزار ہے۔ آمد میں دو لاکھ پچاس ہزار خالص چندہ کا روپیہ ہے۔ اور اڑسٹھ ہزار صیغہ جات کی آمدنی ہے۔ ایک لاکھ پندرہ ہزار روپیہ امانتوں کا اور ایسے صیغوں کا ہے جسکو امانت ہی سمجھا جاتا ہے۔

دو لاکھ پچاس ہزار میں ایک لاکھ بیالیس ہزار معمولی مستقل چندے ہیں اور ایک لاکھ آٹھ ہزار خاص چندے جنمیں اکہتر ہزار چندہ مسجد برلن اور چندہ برائے انسداد ارتداد و پانچ ہزار چھ سو چندہ خاص کا بقایا۔

مستقل چندوں میں ستاسی ہزار چندہ عام ہے اس چندہ میں پچھلے سال سے صرف چار ہزار کی زیادتی ہے۔ مگر یہ ترقی بہت کم ہے دوسرے چندوں کے باعث چندہ عام پر اثر نہ پڑنا چاہیئے۔

وصیت کی رقم میں بھی اس سال چار ہزار کی زیادتی ہے۔ جو بفضلہ نسبت کے لحاظ سے بہت زیادہ ہے۔ اور اسمیں سب سے بڑی رقم شیر زماں خاں صاحب چھہد ضلع ہزارہ کی آئی ہے۔

زکوٰۃ و صدقات کی آمدنی میں اس سال کوئی معتد بہ اضافہ نہیں ہے۔ حالانکہ زکوٰۃ کی وصولی کا انتظام بہت زیادہ ہونا چاہیئے احباب کو بار بار تاکید کی ہے۔ غرباء و مساکین کی ضروریات کے لئے مستعمل پارچات بھی بہت مفید ہیں۔

ترقی کی رفتار ترقی کا ذکر کرتے ہوئے پیش کیا کہ اصل حسابی طور پر پچھلی سال جنکی رپورٹیں چھپنا شروع ہوئی ہیں۔ وہ ۱۹۰۷ء سے شروع ہوتی ہیں۔ ۱۹۱۳ء تک چھ سال میں ہر سال ۱۷٫۷ فیصدی ترقی ہوئی ہے۔ اور ۱۹۱۳ء سے ۱۹۲۳ء تک دس سال میں اوسطاً ۱۱٫۸ فیصدی ترقی ہوئی ہے۔ اور یہی وجہ ہے کہ اس ترقی کے باعث اخراجات بہت بڑھ گئے ہیں۔ چنانچہ ابتداء میں تمام صیغہ جات کا خرچ چالیس ہزار ہوتا تھا اور اب صرف لنگر کا خرچ چالیس ہزار کے قریب ہو جاتا ہے۔ مہمانوں کی کثرت ہے اور مہمان خانہ کی توسیع کی اشد ضرورت درپیش ہے۔

آئندہ کیا کرنا چاہیئے اس سال کی آمد و خرچ کے مقابلہ میں پیش کیا کہ ابتداء سال زیر رپورٹ میں چالیس ہزار کا قرضہ تھا۔ اور آخر میں یہ قرضہ پچیس ہزار رہ گیا اب پچیس ہزار نقد ادا کرنا ہے۔ اور معمولی آمد سے اس سال کوئی رقم بچ نہیں سکتی۔ کیونکہ اخراجات میں سخت تنگی کرتے ہوئے بھی یہ تغیر اس سال کے اور مجبوراً اس سال تنخواہوں سے جو رقم کاٹی جاتی تھی اس کو کم کر دیا گیا ہے۔ اور بعض خاص حالتوں میں ترقی بھی دی گئی ہے جس کے باعث اس سال قرضہ کی ادائیگی کیلئے معمولی آمد سے کسی بچت کا ہونا ضروری نہیں ہے۔ اور ضروری ہے کہ قرضہ کی ادائیگی کے لئے علیحدہ انتظام کیا جائے۔ علیحدہ انتظام کیلئے احباب کو خود ان کو بقایوں کی یاد دلائے۔ کہ اس سال جو بقائے کہ ۱۰۷ جماعتوں نے تسلیم کئے ہیں۔ وہ دس ہزار ہیں جن جماعتوں کے بقائے کا حساب ابھی نہیں ہوا ان کے ذمہ اور بھی زیادہ بقایا ہوگا۔ اس طرح تیس ہزار سے کم بقایا نہ ہوگا۔ جو جماعتوں کے ذمہ ہے۔ اگر احباب اس بقائے کو اس سال ادا کر دیں تو قرضہ ادا ہو جائیگا۔ مگر اس کے لئے خاص محنت کی ضرورت ہے۔ بہتر ہے کہ جماعتیں اپنی اپنی رقوم کی ادائیگی کا وعدہ فرمائیں۔ اس سال کے معمولی بجٹ کے علاوہ جو ضروریات ہیں وہ بھی احباب کے سامنے پیش کر دینا نامناسب نہ ہوگا۔ ان میں ایک مہمانخانہ کی توسیع اور ایک جلسہ گاہ کی تعمیر اور ایک مدرسہ احمدیہ کی توسیع ہے۔ جو کیا بلحاظ عمارت اور کیا بلحاظ عملہ ایک سال کے بعد ضروری ہوگی۔

جلسہ پر چندہ کی وصولی احمدیہ جلسہ سالانہ میں اس طریق پر نہیں ہوتی جس طریق پر اور جگہ دستور ہے۔ یہاں چندہ باقاعدہ ماہوار جمع ہوتا ہے۔ اور جلسہ کے موقع پر بھی جو حسب دستور چندہ ادا کرنا ہوتا ہے۔ ادا کیا جاتا ہے فرق صرف اتنا ہے کہ اور مہینوں کی نسبت جلسہ کے ایام میں کچھ زیادتی ہو جاتی ہے۔ چنانچہ اس سال بھی جو آمد ہوئی ہے۔ وہ معمول سے کچھ زیادہ ہے۔

صدارتی ریمارک اس پر صدر جلسہ نے کہا افسوس ہے کہ وقت کی کمی کیوجہ سے مولوی صاحب ساری رپورٹ نہیں سنا سکے۔ میں نے اسکو دیکھا ہے اور میری یہ رائے ہے کہ یہ رپورٹ محنت اور توجہ سے تیار کی گئی ہے۔ اور واقعی میں جماعت کی مالی حالت کے متعلق جس محنت سے مولوی صاحب نے کام کیا ہے۔ اس کیلئے وہ ہمارے شکریہ کے مستحق ہیں۔ ہم

Digitized by Khilafat Library

روئیداد سالانہ جلسہ احمدی خواتین

عام حالات

خدا تعالیٰ کا لاکھ لاکھ شکر ہے کہ ہمارا جلسہ سالانہ جو کہ اس دفعہ پورے طور سے زیر اہتمام لجنہ اماء اللہ تھا۔ بخیر و خوبی ختم ہوا۔ یکم دسمبر ۱۹۲۳ء سے ہی لجنہ کی ممبرات نے جلسہ سالانہ پر آنے والی مستورات کی خدمت کا ذمہ لینا اور اپنے انتظام و اہتمام کے ساتھ ان کے قیام و طعام کی خدمت کرنے کا تہیہ کر لیا تھا۔ اور مشورہ کیا کہ مستورات کے آرام کا ہر ممکن انتظام ہم کریں۔ یہ عرض جب حضرت خلیفۃ المسیح علیہ السلام کے حضور کی گئی تو حضور نے نہ صرف اظہار پسندیدگی فرمایا۔ بلکہ اپنی خوشنودی ظاہر فرمائی۔ اور درس القرآن الکریم سے پیشتر ایک مختصر تقریر بھی فرمائی۔ جو ہماری محترم بہنوں نے الفضل میں ملاحظہ فرمائی ہوگی۔

انتظام جلسہ

باقاعدہ انتظامی پروگرام بنایا گیا۔ اور لجنہ کی ممبروں نے ایک ایک خدمت اپنے ذمہ لی۔ اس میں جس طرح مردوں میں جلسہ سالانہ کے منتظم افسر انسپکٹر وغیرہ مقرر کئے گئے تھے۔ اسی طرح عورتوں میں منتظم اعلیٰ اور نائب مقرر ہوئیں۔ اس میں ناظمہ جلسہ نائبہ زنانہ جلسہ انسپکٹر سٹیج کی منتظمہ وغیرہ کے فرائض اور کام کا نقشہ چھاپ کر تقسیم کیا گیا۔ بیمار عورتوں اور بچوں کے لئے غذا و دوا تیمار داری کا بھی خاصہ انتظام کیا گیا تھا۔

حضرت خلیفۃ المسیح ایدہ اللہ تعالیٰ نے دو کام زیادہ تر عورتوں کے ذمہ ضروری قرار دئے تھے۔ یعنی مہمان نوازی اور ملاقات ان ہر دو کاموں میں مندرجہ ذیل عہدے تقسیم ہوئے۔ سب سے اول ناظمہ جلسہ مستورات جنکی ایک نائب اور پانچ معاونین تھیں۔

۲۔ منتظمہ دار حضرت مسیح موعود علیہ السلام ان کی چار نائبہ اور قریباً پندرہ معاونات تھیں جن کا کام مہمان بیویوں کو نہ صرف کھلانا پلانا بلکہ روشنی صفائی دوائی دینا ضروریات منگوا دینا تک کہ مزاج پرسی کرنا وغیرہ تھا اسی طرح منتظمہ دار حضرت خلیفۃ المسیح اول رضی اللہ عنہ اور مکان مرزا گل محمد صاحب کی منتظمہ صاحبہ کے ساتھ بھی پندرہ معاونات کو لگایا گیا۔ جو محض مہمان بیویوں کی خاطر کے لئے صبح ۶ بجے سے رات کے ۱۰ تک مصروف خدمت رہتیں۔ اور ہر ایک ممکن طریقہ سے مہمانوں کی خاطر و تواضع میں گذارتیں۔

جلسہ گاہ اور اس کا انتظام

امسال بھی جلسہ مستورات کے لئے شیخ یعقوب علی صاحب اڈیٹر تادیب النساء کا وسیع صحن تجویز کیا گیا تھا۔ کیونکہ پردہ کے لحاظ سے اور اندرون شہر میں ہونے کے باعث یہ مکان ہی مفید ہے مگر تعداد مہمان بیویوں کی وجہ سے آئندہ سال کہیں اور انتظام کرنا پڑیگا۔ کیونکہ باوجود برآمدے اور صحن کے پر ہو جانے کے پھر بھی کافی طور سے عورتیں بوجہ قلت جگہ کے کھڑی رہتی تھیں۔ سٹیج اور جلسہ گاہ کا انتظام علیحدہ دو منتظمہ عورتوں کے سپرد تھا۔ جنکی معاونات قریباً دس بارہ تھیں۔ مگر جلسہ شروع ہونے کے وقت اور بھی بہت سی بہنوں نے اپنی خدمات پیش کیں۔ اور جس غرض پر ان کو کھڑا کیا گیا تھا۔ اسکو انہوں نے پوری مستعدی سے سرانجام دیا۔ ناشکری ہوگی اگر میں اپنی احمدی قوم کے مائیہ فخر اور جوان ہمت حضرت میر محمد اسحٰق صاحب (مولوی فاضل) کی عنایتوں اور خیرخواہیوں کا بجا طور سے شکریہ نہ ادا کروں کہ مستورات کو ہر طرح آرام پہنچانے اور ان کے لئے ہر ممکن سامان راحت مہیا کرنے ایک اور ترتیب و نظام کے ساتھ کام کرتے ہیں ان کا ہاتھ کام کر رہا تھا۔

مہمان نوازی

نائب ناظمہ صالحہ بیگم صاحب اہلیہ میر محمد اسحٰق صاحب تھیں۔ اور انہوں نے اپنی محنت اور جفاکشی کو شبانہ روز جاری رکھا۔

اپنے چھوٹے بال بچوں تک کا خیال نہیں اور والدہ عزیز مرزا ناصر احمد صاحب و والدہ میرزا مظفر احمد صاحب و والدہ بشریٰ رات کے ۹۔ ۱۰ بجے تک مہمانوں کو کھانا کھلاتی رہیں۔ محترمہ عزیزہ امۃ الحئی صاحبہ حرم ثانی حضرت خلیفۃ المسیح ایدہ اللہ کے سپرد انسپکٹری کا کام تھا۔ وہ ہر جگہ خود جاکر خبر گیری کرتیں۔ کہ کسی کو کوئی تکلیف تو نہیں۔ حالانکہ عزیزہ موصوف ۱۰ پندرہ روز پہلے سے علیل سی چلی آتیں تھیں۔ اور کمزوری طبیعت ہونے کے باوجود انہوں نے اپنے فرائض کو خوب طرح سے نبھایا۔ اب بعد از جلسہ بھی بخار ہو رہا ہے اللہ تعالیٰ محترمہ مکرمہ کو صحت کامل عطا فرما وے۔

سٹیج کا انتظام

۲۶ر دسمبر ۱۹۲۳ء کی صبح سے جلسہ گاہ میں ایک شاندار شامیانہ لگایا گیا چونکہ لجنہ کا انتظام یہ تھا۔ کہ سٹیج پر شور نہ ہو۔ اور حتی المقدور سٹیج خالی رہے۔ تو بہتر۔ کیونکہ سٹیج پر اگر شور ہو تو لیکچرار اپنا مطلب ٹھیک طور سے سمجھا نہیں سکتا۔ اس لئے اس ناچیز نے چاروں کونوں پر اپنی معاونات کو کھڑا کر دیا۔ کہ ہر ایک ایسی بیوی کو جو سٹیج پر بیٹھنا چاہے سمجھا دے کہ اول تو سٹیج کے ساتھ بیٹھ جاوے۔ اگر زیادہ اصرار ہو تو بچے کا ساتھ نہ ہو اور شور نہ کرنے کا ذمہ لیں۔

جناب مفتی صاحب کی تقریر

۲۶ر دسمبر ۹ بجے تلاوت کے بعد حضرت مفتی محمد صادق صاحب کی تقریر امریکہ کی عورتیں اور ان کے کام پر شروع ہوئی۔ مفتی صاحب مکرم کا طرز بیان نہایت دلچسپ تھا۔ اور میں نے دیکھا کہ عورتوں کے جلسہ میں جہاں ان کی باتوں کا شور بچوں کا غل غپاڑہ ایک ضروری امر ہے بالکل خاموشی طاری ہوگئی۔ اور پوری توجہ سے عورتیں سن رہی تھیں۔ آپ نے تبلیغ اسلام اور معشیت نسواں امریکہ پر خوب ہی بیان فرمایا۔

مولوی غلام رسول صاحب کی تقریر

ان کے بعد مولانا مولوی غلام رسول صاحب راجیکی کی تقریر وفات مسیح پر شروع ہوئی۔ مگر

Digitized by Khilafat Library

مولانا کی آواز اونچی نہ ہونے کے باعث اور زیادہ تر علمی بحث ہونے کے باعث کچھ شور سا ہو گیا۔ اور افسوس ہے کہ مستورات نے ایسے قیمتی جواہرات بچوں کے غل شور میں ضائع کر دئے۔ اور سمجھنے کی کوشش نہ کی اگر حضرت مولانا عام فہم الفاظ بولتے تو شاید کچھ خاموشی ہی ہو جاتی۔ چونکہ ظہر کی نماز کا وقت ہو گیا تھا۔ ظہر وعصر کی نماز جمع ہوئی۔

شیخ یعقوب علی صاحب کی تقریر

دوسرے اجلاس میں جناب شیخ یعقوب علی صاحب اوڈیٹر تادیب النساء والحکم نے اپنی چھپی ہوئی تقریر "احمدی خواتین کے فرائض" پڑھ کر سنائی۔ جو پوری توجہ سے سنی گئی۔ اور اجلاس اول برخواست ہوا۔

دوسرے دن کی کاروائی

دوسرے دن ۲۷ دسمبر ۲۳ء حضرت اقدس سیدنا خلیفۃ المسیح علیہ السلام نے مستورات میں تقریر منظور فرمائی۔ چونکہ ۲۸ دسمبر ۲۳ء جمعہ تھا۔ اور حضور نے مردوں میں بھی تقریر فرمانا تھی۔ اس لئے پروگرام میں تبدیلی کی گئی۔ اور اسدن حضرت صاحب کی پرمعارف نصائح سننے کا موقع ملا۔ حضرت اقدس کی تقریر کے وقت بہت ہی مجمع مستورات ہو گیا اور ممبرات لجنہ نے پہلے بیعت کروانے کا انتظام کیا یعنی کئی ایک بہنوں نے بیعت کرنے والیوں کی فہرست علیحدہ بنائی۔ پھر دو دو معاونات نے دس دس مستورات کی علیحدہ علیحدہ بیعت کروائی اسمیں ۱۲ بج گئے۔ اور ابھی نئی بیعت کرنے والیاں ختم نہ ہوئیں۔ اس سے پتہ لگ سکتا ہے کہ کس قدر نئی بہنیں سلسلہ احمدیہ میں منسلک ہوئی ہونگی۔ کوئی ۱۲ بجے حضور علیہ السلام سٹیج پر تشریف لائے اور خدائے واحد کی محبت و احسان پر تقریر فرمائی۔ جو کہ مکرم شیخ صاحب نے لکھ لی ہوگی۔ اور بھی ایک دو بیویاں لکھ رہی تھیں۔ غرضیکہ ڈیڑھ گھنٹہ تک حضور نے نصائح فرمائیں۔ اور باہر سے نماز کے لئے لوگوں نے اطلاع کروائی۔ تو آپ تشریف لے گئے۔

اس کے بعد اجلاس برخواست ہو کر ظہر وعصر کی نماز جمع ہوئی۔ اور دوسرا اجلاس شروع ہوا۔ پہلے "اخلاق حسنہ" پر مضمون محترمہ عزیزامۃ الحئی صاحبہ نے پڑھا۔ پھر ہمشیرہ صاحبہ میر حامد شاہ صاحب مرحوم سیالکوٹی نے اپنا لکھا ہوا مضمون سنایا۔ اور وقت ختم ہو جانے کے باعث اجلاس ختم ہوا۔

تیسرے دن کی کاروائی

تیسرے دن ۲۸ دسمبر جمعہ تھا۔ اس دن ۹ بجے حکیم خلیل احمد صاحب کی تقریر بعنوان "مسیح موعود پر بعض اعتراضات کے جواب" شروع ہوئی حکیم صاحب مکرم بہت خوش بیان شخص ہیں۔ ان کی تقریر ہندوستانی بیویوں کے علاوہ پنجابی زبان کی بہنیں بھی خوب توجہ اور خاموشی سے سن رہی تھیں۔ اس کے بعد جناب حافظ روشن علی صاحب کی تقریر "نبوت مسیح موعود" پر ہوئی۔ جو کہ بہت توجہ سے سنی گئی۔ اور بالکل خاموشی طاری رہی اس کے بعد حضرت مولانا سید سرور شاہ صاحب کا مضمون "تربیت اولاد" پر تھا۔ جو کہ دو بجے ختم ہوا۔ اور حضرت مولانا نے دلنشین پیرایہ میں تربیت اولاد کی تاکید فرمائی۔ اس کے بعد اجلاس برخواست ہوا۔ بعد از نماز جمعہ جو مولانا حافظ غلام رسول صاحب وزیر آبادی نے عورتوں میں پڑھایا پہلے سکرٹری صاحبہ لجنہ نے رپورٹ لجنہ اماء اللہ کے کام کی سنائی۔ جو علیحدہ مضمون کی شکل میں ہے۔ اور اسے بھی الفضل میں بھیجتی ہوں۔

بعد ازاں حافظ غلام رسول صاحب وزیر آبادی نے اپنا عام فہم دلچسپ وعظ شروع فرمایا۔ اور اس میں پنجابی عورتوں کی طرف سے فرمائش ہوئی کہ اپنی کتاب میں سے شعر سنائیں۔ ابھی وعظ پورا بھی نہ ہوا تھا کہ چاروں طرف سے احمدی بہنوں نے اپنے زیور روپے نوٹ وغیرہ دینے شروع کر دئے اور حافظ صاحب کو چند منٹ خاموش رہنا پڑا۔ پھر دوسری بار دیئے تو چندے کی بارش ہونے لگی۔

احمدی مستورات کا چندہ

ہماری مالی قربانی کرنے والی احمدی خواتین نے ۱۱۴ نقرئی زیور اور قریباً چالیس سونے کے زیور اور چھ سات سو روپیہ نقد اسی وقت چندہ دیدیا۔ دیگر مسلمان مستورات اس قربانی پر خیال فرمادیں کہ دین کی فدا قوم اور خدا کی پیاری جماعت بغیر تحریک اور مانگنے کے اپنے امام کے قدموں پر زر اور جانیں فدا کرتی ہے۔ یہ کس لئے؟ کیا اپنی شان اور لیڈر بننے کے لئے نہیں بلکہ اپنے مولا کریم کو خوش کرنے کے لئے

چندہ کے بعد دعا کے ساتھ اجلاس بخیر و خوبی ختم ہوا الحمد للہ

اپنی طرف سے تو اپنی ہمت سے بڑھ کر مہمان بہنوں کی خدمت کی اور اس کی بہتر جزا سوائے خدا تعالے کے کوئی نہیں دیسکتا۔ لیکن اگر کسی مہمان بیوی کو تکلیف محسوس ہوئی ہو تو وہ للہ ہمیں معاف فرمائے یہ سافرت میں اور پھر (جہاں کہ محض دین کے لئے تکلیف ہو) اکثر گھروں میں ایسا آرام نہیں ملتا۔ تاہم از راہ کرم دین کو دنیا پر مقدم کرنے والی خواتین چشم پوشی فرمادیں کہ اللہ تعالے بہتر جزائے خیر عطا فرمائیگا؟

ناچیز سکینۃ النساء از قادیان دارالامان

اعلان برائے امیران و سکریٹریان جماعتہائے احمدیہ

پیشتر اس کے کہ میں مبلغین کو اس سال تبلیغ کیلئے باہر بھیجوں۔ یہ اعلان کر دینا مناسب سمجھتا ہوں۔ کہ جو احباب اس سال اپنے اپنے مقامات میں تبلیغی جلسے کرانا چاہتے ہیں وہ جنوری کے اخیر تک مجھے اطلاع دیدیں نیز مناسب اوقات جلسہ ہائے سے بھی اطلاع دیں تا ان اوقات کو مدنظر رکھکر پروگرام تبلیغ کے بنانے میں سہولت ہو۔ میں اس پروگرام میں ان جماعتوں کو مقدم کرونگا۔ جہاں یا تو کبھی تبلیغ نہیں ہوئی۔ یا جہاں تربیت کے اعتبار سے کچھ نقائص ہیں۔ زین العابدین ولی اللہ ناظر تالیف و اشاعت

Digitized by Khilafat Library

پانسو صفحہ کی کتاب مفت

حضرت علامہ سید ابو البرکات صاحب محقق دہلوی جانشین حضرت شاہ ولی اللہ محدث دہلوی نے صداقت احمدیت پر ۱۳۴۱ھ میں ایک نایاب کتاب لکھی تھی۔ جس میں صداقت احمدیت پر ۱۳۴۱ دلائل درج فرمائے اور دلائل بھی پورے نہیں بلکہ اسکی تردید لکھنے والے کو ۱۳۴۱ روپیہ بھی انعام مقرر کیا۔ جو اسقدر مقبول ہوئی کہ ۱۳۴۱ گھنٹہ میں تمام فروخت ہو گئی۔ اب اسکا دوسرا ایڈیشن نہایت احتیاط سے عمدہ کاغذ پر مع جدید اضافہ کے چھپکر تیار ہو گیا۔ یعنی پہلا ایڈیشن ۴۰۰ صفحہ کا تھا اور تازہ ایڈیشن پانچسو صفحہ کا ہے جسکے متعلق ہر احمدی کی یہ رائے ہے۔ کہ یہ کتاب ہر احمدی کی ہر وقت جیب میں رہنی چاہیئے۔ اسواسطے جیبی تقطیع پر حضرت صاحب و نیز سلسلہ کے جملہ بزرگوں کی جملہ کتابوں کا عطر کھینچکر رکھدیا ہے۔ کوئی ایسا مسئلہ نہیں۔ جو اسمیں مفصل بحث ہو کر درج نہ ہو پھر بھی یہ شرط ہو کہ آپ کتاب منگوا لیجئے۔ اور مکمل مطالعہ کے بعد ناپسند ہو تو واپس کر کے قیمت منگوا لیجئے چونکہ بذریعہ جلد منگوائی گئی ہو تو قیمت صرف رجسٹری۔ منیجر روزانہ دعوۃ الاسلام کوچہ پنڈت دہلی ✦

اپنی آنکھوں کی حفاظت کرو

حضرت مولانا نور الدین خلیفۃ المسیح اول کی طبی قابلیت کا لوہا دوست اور دشمن سب مانتے ہیں آپ کا یہ مجرب سرمہ ہے جسمیں موتی و ہیرہ وغیرہ قیمتی اشیاء پڑتی ہیں۔ اور کارخانہ نور نے بڑی محنت و شوق و اہتمام سے تیار کرایا ہے۔ ضعف بصر ککرے خارش چشم پھولا۔ جالا۔ پانی بہنا۔ دھند۔ پڑبال۔ ابتدائی موتیابند۔ غرضکہ آنکھوں کی جملہ بیماریوں کیلئے اکسیر ہے۔ اسکے لگاتار استعمال سے عینک کی حاجت نہیں رہتی۔ قیمت فی تولہ ۴ روپیہ۔ علاوہ محصولڈاک جو سال بھر کے لئے کافی ہے ✦

تازہ شہادت:۔ جناب سکینۃ النساء صاحبہ ہیڈ ماسٹرس قادیان گرلز سکول لکھتی ہیں۔ کہ میری آنکھوں سے زیادہ مطالعہ کرنے سے پانی بہتا تھا۔ اور خارش ہوتی تھی۔ الحمد للہ کہ آپ کے اس موتیوں کے سرمہ سے بہت کچھ فائدہ ہے۔ اور بینائی بھی بڑھتی محسوس ہوتی ہے۔ خاصکر کثرت مطالعہ کی جسے عادت ہو اسکے لئے یہ خاص نعمت ہو۔ خدا تعالیٰ آپکو اعلیٰ رتبہ اور اس مفید نعمت کے ایجاد کا صلہ عطا فرمائے مجھے ہیرہ اتنا مفید ثابت نہ ہوا۔ جتنا کہ یہ [illegible]

آگرہ میں احمدیہ ایجنسی

آگرہ کا مال دوسری جگہ پہنچانے کے لئے یہاں ایجنسی قایم کردی گئی ہے۔ اس جگہ کی اشیاء۔ مثلاً چمڑا۔ ہر قسم بوٹ۔ ہر طرح کے دریاں ہر وضع کی پتھر ہر طرح کے۔ اور پتھر کی چیزیں کھرل وغیرہ۔ غرضیکہ اور جو سامان یہاں پر تیار ہوتا ہے بھیجا جاسکتا ہے۔ جس بھائی کو کچھ منگوانا ہو۔ وہ ایجنسی کی معرفت منگوا سکتے ہیں۔ مال بڑی احتیاط سے روانہ ہوگا۔ اگر مال خراب ہو۔ اور نمونہ کیخلاف ہو۔ تو واپسی کا ذمہ ہوگا ✦

پتہ ذیل پر خط و کتابت کریں

احمدیہ ایجنسی آگرہ۔ نائی منڈی غالب پور خورد

معرفت بابو عزیز احمد۔ بوٹ مرچنٹ۔

تجرید بخاری

مع اصل عربی و ترجمہ اردو

مولفہ علامہ حسین بن مبارک زبیدی المتوفی ۸۹۳ھ رسول اللہ صلے اللہ علیہ وسلم کی صحیح ترین احادیث کا یہ نایاب گنجینہ نہایت اعلیٰ اہتمام کے ساتھ خوشخط و ارزاں چھپکر تیار ہے۔ مقدمہ میں امام بخاری اور عام راویان تجرید کے جستہ جستہ حالات۔ تمام احادیث تجرید کے عنوان قایم کرکے انکی فہرست اس طرح دی گئی ہے۔ کہ ہر ایک شخص ہر مطلب کی حدیث آسانی سے نکال سکے اور اسکے بعد اصل کتاب کے ایک کالم میں عربی الفاظ کے بالمقابل اردو ترجمہ۔ یہ مبارک کتاب ہر مسلمان کے گھر میں ہونی چاہیئے۔ فرمایش آج ہی بھیج دیجئے۔ تاکہ طبع ثالث کا منتظر نہ رہنا پڑے۔ لکھائی چھپائی۔ دیدہ زیب۔ کاغذ سفید۔ حجم ۱۰۰۰ صفحات۔ کتاب مجلد۔

قیمت ہر دو حصہ آٹھ روپے ۸ محصولڈاک ۱۲

پتہ ۔ کل لکھو ✦

فیروز اللغات اردو

اس مبسوط لغات میں رائج الوقت اردو کے پچاس ہزار لفظوں محاوروں ضرب المثلوں کہاوتوں اور مقولوں کے دلنشیں سے زیادہ معنے بتلائے گئے ہیں۔ اور تقریباً وہ تمام عربی فارسی۔ ہندی۔ سنسکرت۔ انگریزی وغیرہ کے الفاظ موجود ہیں۔ جو اس وقت اردو تحریر اور تقریر میں مستعمل ہیں۔ چنانچہ ملکی ادبی اہل الرائے نے اسے زبان اردو میں ایک بے نظیر اضافہ قرار دیا ہے۔ ہز ایکسیلنسی گورنر صاحب بہادر نے اس کا ڈیڈیکیشن اپنے نام نامی پر منظور فرما کر پانسو روپیہ نقد کا اعلیٰ انعام محکمہ تعلیم سے مرحمت فرمایا ہے۔ کتاب دو حصوں پر منقسم ہے۔ اور ہر دو حصے مجلد۔ حجم اٹھارہ سو صفحات۔ کوئی دفتر اور سکول و کالج وغیرہ اس کتاب سے خالی نہ رہنا چاہیئے۔ اور ہر ایک اردو دان کو اسکی سخت ضرورت ہے۔ قیمت ہر دو حصہ مجلد دس روپیہ ۱۰ محصول ایک روپیہ چار آنے۔ (عہ ۱ ۴ ۱)

فیروز اللغات عربی

اسمیں سولہ ہزار سے زیادہ قدیم و جدید عربی الفاظ کے سلیس اور مشہور عام اردو معنے دیئے گئے ہیں۔ اور حسب ضرورت صد ہا ثلاثی مجرد کے ہر مصدر کا باب بھی تحریر ہے طلبا و شائقین کیلئے نہایت کارآمد کتاب ہے۔ اور ہر ایک عربی خواں کو اسکی خریداری ضروری ہے۔ کتاب مجلد حجم ۶۰۰ صفحات لکھائی اور چھپائی نہایت اعلیٰ۔ قیمت تین روپے محصول ۸ ر کل ۸ر۳

علم التجارت تجارت کرنے کو تو ہر ایک کا جی چاہتا ہے۔ مگر جب تک اس کے متعلق کافی علم نہ ہو۔ نا واقفی کی وجہ سے نقصان اٹھانا پڑتا ہے۔ اس کتاب میں اس قدر تجارتی معلومات دی گئی ہیں۔ کہ تاجروں کی دوکان پر برسوں کام کرنے سے شاید ہی مل سکیں۔ خرید و فروخت کے طریقے۔ تاجروں کے اقوال۔ بہی کھاتہ۔ بک کیپنگ۔ خط و کتابت وغیرہ سب کچھ اسمیں درج ہیں۔ قیمت عہ ملنے کا پتہ مولوی فیروز الدین اینڈ سنز پبلشر لاہور